اور جو چاہے بوالہوس آپکو دون کیا اسکا رنگ
پیٹ مین بہرتا جو بادی گنج قارون لمید
جاے عبرت ہی یہ دنیا دیکھ گورستان مین
کبر و نخوت سی جنہون کا تہا دماغ افلاک پر
وہ حشم وہ جاہ وہ اقبال وہ عیش و سرور
اب کدہر جاتا رہا ہی سوچ تو دل مین ذرا
لی مقابر اونچی اونچی جو کہ ہین عالی بنا
مت سمجھ تو مقبری ہین لی وزیر و شاہ کی
دیکھ کیا کیا لوگ گزرے موت کی کہا کہا کی چوٹ
لی ہی تو آخر کبہی دنیا مین جتنی ہونگی سب
کہیلتی ہنستی ہی ہونگی اپنی دلدارونکی ساتہ
کیا ہوے وہ ہمنشین وہ ہمدم و ہمراز سب
بیکس و تنہا یہان ہین اب میان خاک گور
اب کہان وہ سر ہی جسپر رکہتی تہی تاج شہی
کیا لکہون وصف سراپا جو کہ تہا وہ کہو کیا
گوش و بینی و دہان چشم و موی گوشت پوست
استخوان معلوم ہوتی ہین فقط اب چند چند
کاسہ سر تو پڑا ہی ٹہوکرین کہاتا کہین
اور کسی جا پر گڑی ہین مہرہای پشت سب

اسکی آنکھون مین تہی ہی یہ عرصۂ دنیا بہی تنگ
مہر بہی وہ رخ کیطرح کہتا رہی دل مین [illegible]
کیسی کیسی نازنین سوتی ہین اس جگہ امین
عاجز و لاچار ہوکر اب پڑی ہین خاک پر
وہ گل وہ شگفت وہ تبختر وہ غرور
بیکس و بی لب پڑی ہین یہی سے کیا عجب
کیسی کیسی انکی اندر ہین گری اہل صفا
فرش سی تا عرش پہنچی ہین انکی آہ کے
اس سرای فانیہ مین ہوگئی ہین لوٹ پوٹ
قتل وہ بھی باعیش و عشرت کہالیتی ہونگی سب
بیٹہتی اٹہتی بہی ہونگی دوستون یارونکی ساتہ
وہ غذائین وہ مزی وہ چونچلی وہ ناز سب
ہوگئی سب گل کی سب غذا لی مار و مور
اور کہان وہ قد موزون غیرت سرو سہی
وہ سراپا اب سراپا لی سر و پا ہو گیا
کچہ بہی تو باقی نہین ہی کیا لکہون انمین پوست
سو بہی یکجا نہین بکہری پڑی ہین بند بند
استخوان پا کہین زانو نظر آتا کہین
اور کہین بکہری پڑی ہین بند بند انگشت سب

ہوئی ہیں جو عرصے میں قصص حق سے اندھیرا او — نشر ہو گئی نسل اوسکی اطراف بلاد

اور تھے وہ قامت کے ایسے بھی وے ایسے تھے طویل — آج تک کوئی نہیں پیدا ہوا جسکا عدیل

کم سے کم ہوتا تھا بارہ گز کا انکا آدمی — اور طاقت میں بھی یوں تھی کچھ نہ تھی اونکو کمی

جو نہ جنبش کر سکے ہل سکتا تھا وہ جسم عشیر — گنبد کی مانند اوسکو پھینکتے تھے وہ شریر

اپنی زور جسم کی رو سے بسانِ اہرمن — ہو رہی تھی دو وحید عنصر و یکتائی زمن

اور تھی ملک عدن کی متصل مسکن پذیر — دبدبہ و تعصب تقسیم کیا صغیر کیا کبیر

کچھ دنوں میں ہو گئی قابض میں پیدا ان کا آن — قوتِ بازو سے اپنی و وغیرتِ جہان

رفتہ رفتہ اونکی اندر ہیر ہوئی وہ بادشاہ — ایک شدید اور دوسرا شداد پر فوج و سپاہ

اور دونوں بھائی تھی ایک باپ سے نیک شتاب — تھا شدید ان میں بڑا پہلی ہوا وہ بادشاہ

قدرتِ حق سے جو کی تقدیر نے اوسکی مدد — شرق سے تا غرب قابض ہو گیا پھر جلد کد

کوئی بھی باقی نہ تھا دنیا میں اہلِ تخت و تاج — جو نہ پہونچا تا وہاں لیکر دعش اسکو خراج

جب قضائی ایزدی سے کچھ دنوں میں وہ موا — اوسکی تاج و تخت کا شداد پھر مالک ہوا

چار سو برس وا اوسکی ہوئی فرمان پذیر — اور ہر زمان رہا تھا صاحب تاج و سریر

جب مطیع الامر پائی اوسنے ساری شہریار — تب خدائی پر ہوا وہ لاف زن فرعون دار

کہ نہیں ہے کوئی اس عالم میں ازروی مہی — کرسکی جو میری آگے دعوی فرمان بری

واعظ و ناصح جو تھے اوس عصر میں آنے لگے — اوسکو توحید خدا ہر وجہ سمجھانے لگے

تاکہ اوس کبر و تجبر سے وہ آوے باز — طاعتِ حق میں جھکا دے سر کو با عجز و نیاز

وہ لگا کہنے مری قبضے میں ہے ہر چیز آج — ملک و دولت گنج و نعمت فوج و لشکر تخت و تاج

کس توقع پر جھکاؤں سر کسیکے سامنے — کون ایسی شے وہی کا مجکو جو نہیں میری کنے

دو کرے خدمت کسی کی جسکی ہو کچھ دل مین آس
مجکو کیا پروای خدمت سلطنت ہی میرے پاس

سر فرو ہین میری آگی خلق کی گردن فراز
کس کی آگی مین کرون دست تمنا اب دراز

یہ تو کچھ ہی پاس میری اور کیا پاسی رہا
جو خدا دیگا تمہارا مین اگر مانون کہا

بولی وہ ہدہد کہ یہ تیرا ملک وہ تخت و تاج
لیگا کوئی اور ہی کل جسپہ تو پھولا ہی آج

جیتی ہی جی تک سمجھ لی اسکو جو تیری ہی سات
بعد مرنی کی یہ اصلا کچھ نہین لگنی کا ہات

اور جو پایان خدای پاک پر تو لائیگا
اوسکی بدلی باغ جنت آخرت مین پائیگا

بلکہ میرا یہ جسکی سلطنت تیری سنکہی
وزن کی تو ویسی ہوگی مطلقا پاسنگ بھی

یہ ہی فانی وہ ہی باقی اسکو اس سی کیا حساب
یون بھی تو نسبت نہین جون ذرہ پیش آفتاب

واعظونسی یون لگا کہنی وہ سن جنت کا نام
کہ وہ کیا شی ہی بتا کیفیت اوسکی تمام

جو صحیفی تھی ہادی انبیا کی اوس زمان
درج تہا احوال جنت اونکی اندر بیگمان

حسب فرمان واعظون نی حال جنت راست راست
پڑھ سنایا ان صحیفونسی وہ سب بی کم و کاست

سن سیاری کیفیت کہنی لگا وہ بد سرشت
کہ اسی پر تم ہو نازان یہ بہلا کیا ہی بہشت

اوسکی بھی پروا نہین کچھ مجکو یہ کیا ہی محال
ایک جنت بھی بنا سکتا ہون مین اوسکی مثال

اور اسیدم اپنی سردارونسی ایک سو اہل کار
کرکی ہمشہر کسی کی آدمی یک یک ہزار

بھیجی ہر جانب جاجب دیکی دینار و درم
تا ہم پہنچائین دو اسباب تعمیر ارم

اور بھیجی حکم نامی کیا قریب و کیا بعید
خسروان ہر ولایت کو بتاکید مزید

کہ کرو ارسال ابتشبیہ کی نی تیل و تہال
چاندی و سونی کی اینٹین قالبون مین ڈہال ڈہال

اور اقسام جواہر جس قدر ہو دستیاب
کان و دریا سی منگا کر اوسکو بھیجو شتاب

حسب امکان جو بہم پہچا وہان پر سیم و زر
اور اقسام جواہر مثل یاقوت و گہر

اور بہاہی کہین گلاب مشک و عنبر چھڑکان
ہر مکان اپنی آرایش و رنگ مین تہا فرد
پہر خیالی کرو جو تہی کو مناری چپدار
تا تہنبالی کرین مین شہر کی بیسل دہنار
اور بچہالی اطلس و کمخاب کی فرش و فروش
اور لگالی ہزار دالان مین پردی لسام
اور چنی موقع بموقع ہر مکان مین بیشمار
پہر بسالی جابجا دو پیشہ ور اوس شہر مین
تا ہوین مشغول وہ سب اپنی اپنی کار مین
اور پہنائی انکو وہ پوشش نفیس و خوشنما
کہتی ہین بارہ برس کامل مین جب بارادہ شہر
تب روانہ کر دلی سب اپنی سردار و امیر
پہر سوار جنبش دہین کو خود بصد شان و شکوہ
اور از روی تمسخر واعظون پر وہ د ی
کہ بہلا ایسی ہی جنت کی لیی مجکو سدا
اب ذرا کر لی مری اس بی نیازی پر خیال
جو کہا تہا تمسی وہ اب کر دکہایا یا نہین
یوہین اپنی لاف مین مغرور و شاد بہر
آئی استقبال کو تب شہر کے سارے امیر

صرف ہی تعمیر مین کیا تہا دکان و کیا مکان
کوی سونا کوی خشت کوی برنگ لاجورد
کر کی انواع جواہر سی مرصع یک ہزار
باری باری ان مناروں کی اوپر سب چوکیدار
ہر مکان و ہر دکان مین خوشنما و پر نقوش
تہا نہایت خوبصورت جس مین زر و زرنگار کام
چاندی و سونی کی برتن خوشنما و آبدار
جو کہ ہی مشہور اور معروف ساری دہر مین
با فراغت ساری دکانون پہ ہر بازار مین
رشک لیجا جسکی زیبایش پہ طاوس و ہما
ہو چکا طیار اس ترتیب سی یکتای دہر
تاکہ ہون ہر قصر مین اوس شہر کی مسکن پذیر
اپنی دار السلطنت سی وہ شہ گیتی پژوہ
یون لگا کرنی سبہونکی سامنی طعنہ زنی
دیکہی تکلیف تم کہہ سر جہکا پیش خدا
اور اس بلی سر کی کارسازی پر خیال
کوی مجہسا اور بہی ہو دی گا عالم مین کہین
چلتی چلتی جبکہ جا پہچا قریب باب شہر
یک بڑی آرایش و زینت سی با جم غفیر

اور نزدیں دکھی و ناعاقبت اندیش سب
کہتی ہیں کہ جیسی ... ابر کی اندر ایک پانو ن
کی فلک کی ہو مین امر حق سی اک بانگ درشت
بیشد وہ شہر مانند طلسم ای نکلنا م
بعض نسخون مین لکہا ہی کہ جناب کردگار
کہ کبہی تبک کسی مخلوق کی اوپر کہین
غرض کی ادنی کہ دو شخصون پرای رب العباد
ایک وہ عورت جسکی تہا ہمراہ طفل شیرخوار
روح اوسکی قبض کرکی ہینی کی تجکو سپرد
مجکو یہ افسوس آیا کہ اب اوسکی پرورش
دوسرا وہ شاد جسنے بہر تعمیر ارم
ہو چکا طیار جب وہ بلدہ زیبا سرشت
تب چلا وہ دیکہنے کو باہزاران عز و شان
مجکو رقت آئی بہد مرا اوسکی حسرت کی اوپر
کیا کرون اسوقت تیری حکم سے معذور تہا
حضرت حق سی ہوا ارشاد کہ یہ شہریار
کیسی شفقت سی کر اتا ہین لی اوسکو پرورش
پہر کیا اسکو عنایت ملک و مال لی قیاس
محض منکر ہو کی احسانو نسی میری وہ ولی

تو بہلے اس شاہ کو ہمراہ بعیش و طرب
اس ارادسی رکہا اوسنی کہ اندر اوسکی جاوین
مرگئی صدمہ ہی سی جسکی جگر کہتی سب ایک مشت
ہو گیا غائب نکا ہو نسی یکایک سہلا م
قابض الارواح سی کہنی لگا یون ایکبار
وقت قبض روح کچہ رقت بہی آئی یا نہین
مجکو رقت آئی وقت قبض جان جدسی زیاد
اور سمندر مین بہی جاتی تہی تختی پر سوار
بیکس و بی بس وہان پر رہگیا وہ طفل خورد
کسطرح ہو گی یہان پر کون اسی کیگا خورش
کر دلی برباد لی تعداد دینار و درم
چاندی و سونی کی اینٹون سی یہ شبیہ بہشت
جو مین پہنچا در کی اوپر قبض کر لی ہینی جان
کس تماشے بنایا اور نہ دیکہا اک نظر
ورنہ مجکو اپنی جانب سی یہ کب منظور تہا
تہا وہی لڑکا جسی دیکہا تہا تختی پر سوار
غیر کی ہاتہون بلا مادر بانواع خورش
تا بجان و دل سہی وہ بندہ نعمت شناس
اپنی شامت سی لگا جب مارنی لاف منی

مردم آزاری مین ہرگز نہ بٹو لیکن کم نہین   غصب کرنی مین پرائی مال کی کچہ غم نہین

ستندہی ہمیشہ درپی شر و فساد   کچہ نہ خوف حق ہی دلمین اور نہ کچہ شرم عباد

باپ کی جاگیر مین یار و نہین ہی یہ جہان   تم سی لاکہون ہوگیی ہین اور پہر ہونگی یہان

یہ جہتی ہو محض اپنی زعم باطل سی ابہی   کو یا مرنا ہی نہوگا ہمکو دنیا مین کبہی

ہی کمال زندگی ہشتاد یا ہشتاد سال   یا نہایت سو تلک پہر آگی جینا ہی محال

سخت ناوانی ہی اپنی زیست پر کرنا غرور   آخرش مرکر خدا کو منہ دکہانا ہی ضرور

جو کہ اب موجود مین اسوقت مین ہم تم سبہی   سو برس کی اندر اندر ہی نہونگی ایک بہی

اور ہی آگی ہماری جا پہ رکہین کی قدم   بعد کچہ روز ونکی وہ بہی لینگی پہر راہ عدم

کیونکہ اس بحر فنا مین غیر ممکن ہی نجات   ہونگی گرداب مین ہی سبکی کشتی حیات

تہی بہار گلشن ہستی نہایت جلوہ گر   جو خزان ہستی کا یہان نہوتا کچہ خطر

کٹ گیی جو عمر وہ تو ہوگیی مانند خواب   اب جو کچہ باقی ہی آگی وہ ہی مانند حباب

حضرت آدم سی ابتک کیسی کیسی مہ لقا   ہوگیی نابود جو تہی مارتی لاف بقا

کیا سکندر کیا فریدون کیا جم و کیا کیقباد   اس بیابان فنا سی اڑگیی مانند باد

اب اسی پر ای عزیز اکدن کا ماجرا   کہ سنا دون جو سنو تم گوش عبرت سی ذرا

کرتا پہرتا تہا مین اکدن یون ہی گورستان مین   جا پڑا اک استخوان کہنہ اور پیر پر

بولی وہ یون عظم بوسیدہ زبان حال سی   ای میان مت رندو ہمکو اپنی تو اس حال سی

حال ہی تیرا اسی دستور کیا ہونا نہین   اس بساط ہستی پر کیا کبہی سونا نہین

باغ ہستی مین رہیگا کب تلک پہولا ہوا   اپنی نخوت سی خزان ہونیکو ہو لاہوا

ہم ہی تو تیری طرح دنیا مین جیتے تہی کبہی   چلتی پہرتی ہستی گاتی کہاتی پیتی تہی کبہی

شاد و خرم تھے ہمیشہ دولت و اقبال سے
کیا کنیز و بردے و کیا پری پیکر غلام
کچھ مدت تھو کے دنیا کی ساز و برگ سے
جب تلک جیتے رہے یہ ولیکن کبھی آیا نہ سوچ
جو کہ بہر ریتے تھے ہم پر جان اور دل سے نثار
جب ہوا آ کر مسلط موت کا ہم پر مرض
دم بخود ہو رہ گئے دو دم نکلتی ہے تمام
چند دم کی عیش دنیا تھی فقط الزام کو
رہ گیا جو تھا وہ سب منصب و اقبال و جا
گور میں آتے ہی پہلے سب بگڑا گوشت و پوست
بعد اسکے رگیں جو استخوان کچھ نغز نغز
کچھ دنوں میں ہو گئے جب ریزہ ریزہ پاش پاش
اب یہ ریزے ہڈیوں کی جا بجا جو ہیں تمام
اے **محمد** ہو چکا یہ حال تو سارا بیان

سب پاتھا عیش لے ہمکو ملک سے اور الٰہی
کیا انیس خورش اور کیا جلیس خوش کلام
پر یہی افسوس ہے جو رہتے تھے غافل مرگ سے
کر ملک موت ہیں یکبارگی لگا دبوچ
نوکر و چاکر غلام و خادم و خویش و تبار
ہو گئے و بوش وہ سب دوستان خود غرض
ہے پڑا اس بیکسی میں اب خدا سے ہمکو کام
اب یہاں انواع رنج و درد ہیں مادام کو
کچھ نہ ساتھ آیا سوائے حسرت و افسوس و آہ
کھا لیا کیڑوں مکوڑوں نے سمجھ اپنا دوست
اور ہمیں اپنا گھر کیا ہر اک نے کھا کھا کے مغز
چیت کیا کیڑوں مکوڑوں کا بھی آتی ہو بو ہوش
دیکھیے کب تک رہیں یہاں پائمال خاص و عام
اب یہاں کچھ نظم کر تو عاد اخری کا بیان

قصہ دوم بیان ہلاک شدن عاد ثانی

حسب تفسیر کے راوی داستان ہے شروع
اصطلاح فرما گئے ہیں راویان راستگو
یعنی جو پہلے سے بڑے ایک قد میں سب وہ تھے عاد

بہر موافق ہے عزیز کی سب اے با خشوع
عاد آخری کی بیان میں یاد رکھ اے نیکخو
ساٹھ گز سے کم نہ تھے اور ستر گز سے زیاد

اور ہوئی آغاز باد تند چلنی ایک سخت — دیکھکر گھبرا اوٹھی یہ حال وہ برگشتہ بخت
اور ہوا اسکی جو تھی وہ تند تن جسیم — طبقۂ چارم زمین مین قدرت حق سی مقیم
اسکو بھی بہیجا او سیہ م اسطرح فرمان حق — کہ نکل تو بھی زمین کی توڑکر چار و طبق
ہوگئی بس تک کی ساری زمین میں باد کی — جابجا سوراخ لاکھون جیسی تہی گاو کی
اور ملایک جو موکل اسپہ تھی بہر نگاہ — کہ نکر ڈالی کہین وہ بیگناہون کو تباہ
روکتی تھی وہ مگر رکتی نتھی وہ زینہار — ہاتہ سی جاتی رہی اونکی عنان اختیار
کہلبلی اوڑنی لگی اوردکی سی جب سنگ — تب توقف ہونی لگا ہر ایک کی چہرہ کا رنگ
ہوگئی بس آسترد مین کہ اب جائی پناہ — اس ہوائی تند سی ہرگز نہین آتی نگاہ
کوئی تہخانون مین جا چہپنی لگا بدحواس — اور کوئی برجون حصارو مین جو تہی محکم اساس
اور کسی نی آپکو زنجیر سی ڈالا جکڑ — بامزہ عنت کوئی رہی اسمین ہاتہون کو پکڑ
اور اپنی عورتونکو کرکی اونٹون پر سوار — آہنی ہودونمین زنجیرونسی جکڑا استوار
پر زمین سی یون اڑاتی تہی اونہین وہ باد تند — کہ فلک پر وہ نظر آتی تہین مانند جراد
پہر وہانسی لا زمین پر مارتی تہی بی قصور — سر سی پا تک جسم ہو جاتا تہا سارا چور چور
پر نہین لیجاتی تہی مردونکو اڑا افلاک پر — اور وہانسی پہر پٹک دیتی تہی لاکر خاک پر
پس اسی دستور سی اس باد کی خوف و باک — سات رات اور آٹہ دن سبکو کر ڈالا ہلاک
یون زبان تہین زمین پر انکی لاشین ایک لخت — پوپلی ہوکر گری جیسی کہجورونکی درخت
بسکہ ہامون اور بیابان کی طرف سی آشکار — آتی جاتی تہی ہوا یون ہوگئی تہی وار پار
ایک بہی باقی نچہوڑا نام لیوا عاد کا — تخم تک گم کر دیا اوس شجرۂ بیداد کا
پہر لیکر ہودنکو سہلی نبی بی قیل و قال — بیٹہی تہی جا ایک جزیری مین بامر ذو الجلال

٢١

یہہ بھی ہوکہ اس دنیا ہی مین جو ہی سو ہی
واسطی خوف و رجا کی دوزخ و جنت کی نام
کہتا ہین یہ جو کہ چاہین آج اپنا دار ہی
جو جہنا غفار اوسکو اس خیالِ بد کی ساتھ
ہی حجاب حبِ دنیا دیدۂ دل پر شدید
جو کہ اعمی ازل مین معرفت کی نور سے
ہوگیا ہی موجہ جس حنجرِ بران کی پار
دولتِ ایمان سی ذرہ بہی جو ہوگا بہرہ مند
لی نصیب اس نعمتِ عظمی سی ہوگا جو خبیث
بات تو یون ہی حقیقت مین شقی ہو یا سعید
جسکو چاہی داخلِ جنت کری وہ کردگار
ای پامردیسی کوئی پا نہین سکتا بہشت
جسکو دیتا ہی ہدایت خود وہ ہادیِ سبیل
اور جسی گمراہ کرتا ہی وہی ای باخبر
نوح پیغمبر سی تا عہدِ جناب مصطفی
گمشدہ رہتی ہی واتم انبیا ای دین پناہ
پیروی انکی ہی راہِ راست پر بے قیل و قال
انکی آگی سب ہین عاجز جہان تک خاص و عام
ہی مناسب ای محمد لی زبان اپنی کو تہام

آخرت کی یہہ خدا جانی و ہاں کیا ہی ستے
دیکھلی ہین عالمون لی اپنی جانب سی تمام
دیکھ لین گی کل قیامت کو خدا غفار ہی
ہی فریبِ نفس اس سی کچہہ نہین آنیکا ہاتہہ
بس اسی سی ہی برابر تمکو سب پاک و پلید
تا ابد بینا نہونگی وہ کسی دستور سے
کر سکی ہی مالش و صیقل کب اوسکو آبدار
کچہہ تو ہی مین و کم اثر بخشیگا اوسکو وعظ و پند
کچہہ نہ پہلا ہوگا نافع اوسکو قرآن و حدیث
ہی خدا ہی کی ید قدرت مین دونو کی کلید
جسکو چاہی واصلِ دوزخ کری ہی اختیار
اور نہ بچ سکتا ہی دوزخ سی کوئی بی سرنوشت
کر نہین سکتا ہی اوسکو کوئی گمراہ و ضلیل
دی نہین سکتا ہدایت کوئی اسکو راہبر
غور تو کیجی ذرہ ای مومنانِ با صفا
واسطی کفار کے ساعی کہ لاوین رہ براہ
چاہتا تہا جنکو اپنی لطف سی وہ ذوالجلال
کیا نبی و کیا ولی و کیا شہید و کیا امام
کردی اب اس مثنوی عبرت افزا کو تمام

تمام شد فسانۂ عبرت بنیاد یعنی قصۂ عاد من تصنیف لوذعی المعی مولوی محمد علی سلمہ العلی ۱۲ رجب ۱۲۹۹ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد تحمید خدا نعت رسول اکرم
واسطی دین کی لڑنا تری طبع بلا و
ہی جو قرآن و احادیث مین خوبی جہاد
فرض ہی تم پہ مسلمانو جہادِ کفار
جسکی پیرون پہ پڑی گرد صفِ جنگ جہاد
جو مسلمان رہ حق مین لڑا لحظہ بہر
ای برادر تو حدیث نبوی کو سن لی
دل سی اس راہ مین پیسا کوئی دیویگا اگر
زر بہی جو خرچ کیا اور لگائی تلوار
جو کہ مال اپنے سے غازی کو بنا دیگا اب
جو نہ خود جاوی لڑائی مین زخرچی کچہ مال
جو رہ حق مین ہوی انکی نہین مرتی ہین
مردہ آمرکی سٹتے ہین گناہ شہدا
فتنۂ قبر و غم صور و قیام محشر

یہ رسالہ ہی جہادیہ کہ لکھتا ہے قلم
اہلِ اسلام اسی شرع مین کہتی ہین جہاد
ہم بیان کرتی ہین تو ذرا اسکو سنو ارو
اوسکا سامان کرو جلد اگر ہو وید ار
وہ جہنم سی بچا نار سے ہی وہ آزاد
روضۂ خلد برین ہو گیا واجب اوسپر
باغ فردوس ہی تلوارونکی سایئکی تلی
سات سو اوسکو خدا دیویگا روز محشر
پہر تو دیویگا خدا اوسکی عوض سات ہزار
اوسکو بہی مثل مجاہد کی خدا دیگا ثواب
اوسپہ ڈالیگا خدا پیشتر از مرگ وبال
بلکہ وہ جیتی ہین جنت مین خوشی کرتی ہین
کیون نہو جنگ مین کٹوا لی ہین سر بہر خدا
ایسے صد موت شہیدون کو نہین ہی کچہ ڈر

اونکا سرکاٹ لیا یا کہ کٹا اپنا سر
یعنی گر ار لیا اونکو تو پھر بن آئے
ایکدن تجسی یہ دنیا کا مزا چھوٹیگا
دوستو جب نہین مرنا ہی مقرر ٹھہرا
سیکڑون جنگ مین جاتی ہین وہ پھر آتی ہین
موت کا وقت معین ہی تو سن اپنا قبل
موت جبتک نہین ہرگز نہین مرتا کوئی
تم اگر ڈرتی ہو تکلیف سفر سی نہ ڈرو
جیسی عادت کری انسان سو ہو سکتا ہی
طمع دنیا کی سے لیے دیکھو ہزارون سیاہ
ہی عجب یہ کہ مسلمان ہی کہلاتی ہو
تم تو اس طور سی دنیا پہ بہت بھول گئے
جورو لڑکون کے لیے کہر مین چھوگی کبتک
آج گر اپنی خوشی راہِ خدا جان دوگی
چھوڑوگے لذت دنیا کو اگر بہرِ خدا
سر ٹنگ پیر گڑ گھر مین کا مرنا بہتر
گر رہِ حق مین نہ دو جان تو پچتاوگی
ایک ہی شرط کہ تم مانو بدل حکمِ امام
چونکہ خود راہی ہی لڑنی لگی در رہِ جہاد

دونون صورت مین جو سمجھو تو نہین ہی کچھ ہار
گر بہ گئے مار تو پھر خاص شہادت پاؤ
لشکرِ موت ترا ایک بدن لوٹیگا
پھر تو بہتر ہی کہ جان دیجیے در راہِ خدا
سیکڑون گھر مین ہی رہتے ہین تو مرجاتی ہین
پھر بھلا موت سی ڈرنی مین تجہی کیا حاصل
جب اجل آئی گی گھر مین نہ بچیگا کوئی
مرد ہو خطرۂ آرام کو دل سے کھو دو
عیش و آرام کی عادت کو بہی کھو سکتا ہی
چھوڑ گھر سر کو کٹاتی ہین یہ نہین کرتے آہ
جہوٹی حیلے رہِ اللہ مین تبلاتے ہو
جورو لڑکون کی محبت مین خدا بھول گئی
پنجۂ موت سے تبلاؤ بچو گے کب تک
پھر تو کل چین سی جنت کی مزی لوٹوگی
پھر تو جنت مین ہمیشہ ہی اڑاؤگی مزا
یارہِ حق مین فدا جان کا کرنا بہتر
اور پیمبر کو یہ منہ کیا بہلا دکھلاؤگی
ورنہ تلوار لگانا ہی نہ آویگا کام
اونکا ناحق یہ بہا خون ہی محنت برباد